مسلم ممالک سے سبقت حاصل کی ہے۔ مگر اے روشنیِ طبع تو برمن بلا شدی۔ امریکہ سوڈان کے اسلامی رخ کو دیکھ کر آتشِ زیر پا ہو رہا ہے۔ اس نے اپنے دوستوں کے ذریعے (جن میں خلیجی ممالک سرِفہرست ہیں) اس کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ وہ سوڈان کو باہر سے پٹرول کا ایک قطرہ نہیں لینے دے رہا۔ چنانچہ وہ صرف ایران سے' اور وہ بھی نقد قیمت دے کر' تیل خرید کر گزارا کر رہا ہے۔ سوڈان کئی اشیا کو برآمد کرتا ہے' مثلاً گندم' چینی' مویشی اور جنگلی جانوروں سے حاصل ہونے والی چیزیں (سانپ کی کینچلی' تیر کی کھال' ہاتھی کے دانت وغیرہ)' مگر امریکہ نے ان اشیا کی برآمد پر ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ امریکہ سوڈان کو "دہشت گرد" قرار دینے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ مگر سوڈان کی باضمیر اور جرات مند حکومت اور قوم امریکہ کے آگے ابھی تک سینہ سپر ہے۔ خدا خیر کرے۔

یمن میں

خلیجی ممالک میں یمن (شمالی حصہ اور جنوبی حصہ دونوں متحد ہو چکے ہیں) وہ واحد ملک ہے جہاں بادشاہی یا شیخی نظام نہیں ہے اور جہاں کسی درجہ میں انتخابی پارلیمنٹ کا قیام عمل میں آتا ہے۔ تاریخ' مزاج اور زبان و نسل کے لحاظ سے شمالی یمن اور جنوبی یمن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ شمالی یمن مغربی استعمار کی دستبرد سے بچا رہا ہے۔ اس پر صدیوں تک ائمہ کی حکمرانی رہی ہے' جو مذہب کے لحاظ سے زیدی تھے۔ آخری امام' حمیدالدین اور اس کے بعد اس کا بیٹا امام بدر تھا' جس کا تختہ ۱۹۶۲ میں فوجی جرنیل سلال نے الٹ دیا تھا اور وہاں جمال عبدالناصر (مصر) کے تعاون سے اشتراکی آمریت قائم کر دی تھی' اور ملک کا اقتصادی اور اخلاقی لحاظ سے وہی حشر ہو گیا تھا جو اشتراکیت کے پنجۂ استبداد میں آنے والوں کا ہوا۔ اب بھی وہاں فوج کی بالواسطہ حکمرانی ہے اور اشتراکیت اور بعث پارٹی کے بچے کھچے عناصر آخری سانس لے رہے ہیں۔

جنوبی یمن پر انگریزی اقتدار ۱۹۶۷ تک رہا۔ انگریز حکمران کا ہیڈ آفس عدن میں تھا۔ اور جنوب میں ۹ شیخی ریاستیں تھیں' جن کے مقامی نواب انگریز کے ماتحت تھے۔ ان کو "ولایاتِ محروسہ" کہا جاتا تھا۔ آزادی کے وقت انگریز جنوبی یمن لیگ کو (جس میں اسلامی ذہن رکھنے والے عناصر بھی تھے) اقتدار سونپنے کے بجائے پیپلز لبریشن فرنٹ کو اپنا جانشین بنا گئے' جس پر بائیں بازو اور اشتراکی عناصر کا قبضہ تھا۔ پیپلز لبریشن فرنٹ نے "سابقہ" سوویت یونین کے ساتھ دوستی گانٹھ لی' اس کے سہارے حکمرانی کا تخت بچھا لیا' اور اسلام اور اسلامی اداروں کو ہر لحاظ سے تباہ کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ سوویت یونین کے سقوط اور کمیونزم کی پسپائی کے بعد ۱۹۹۱ میں

شمالی یمن اور جنوبی یمن دونوں متحد ہو چکے ہیں۔ اب یمن کی دو بڑی سیاسی پارٹیاں ہیں۔ ایک حزبِ اشتراکی (جو جنوب کی نمائندگی کرتی ہے اور جسے پیپلز لبریشن فرنٹ ختم کر کے تشکیل دیا گیا ہے) اور دوسری نیشنل کانگریس جو شمال کی نمائندہ ہے۔ ان دو پارٹیوں کے مقابلے میں یمن کے اسلامی حلقوں نے مل کر اپنا اسلامی محاذ تشکیل دے لیا ہے جس کا نام "**التجمع الیمنی للاصلاح**" (یمن اصلاحی کنونشن) ہے۔

۲۷ اپریل ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں متحدہ یمن کے اندر نیشنل اسمبلی کے انتخابات ہوئے ہیں۔ ان میں تینوں پارٹیوں نے حصہ لیا۔ "یمن اصلاحی کنونشن" نے اس انتخاب میں ۳۰۱ نشستوں میں سے ۶۸ نشستیں حاصل کیں، جبکہ سابق شمالی یمن کی حکمران پارٹی پیپلز کانگریس نے اول پوزیشن اور سابق جنوبی یمن کی حکمران پارٹی الحزب الاشتراکی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ یمن اصلاحی کنونشن نے، جس کے صدر یمن کی نامور اور قابلِ احترام شخصیت عبداللہ الاحمر ہیں، پہلے تو اپوزیشن میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا، مگر صدر یمن علی صالح عبداللہ کی نیشنل کانگریس کے معتدل عناصر نے اسے آمادہ کر لیا کہ وہ مخلوط حکومت میں شامل ہو جائے۔ اصلاحی کنونشن کی طرف سے یمن کے دستور میں اسلامی دفعات کے اضافے اور چند اور اصلاحی اقدامات کی شرائط پیش کی گئیں جنھیں نیشنل کانگریس نے سرانجام دینے کا وعدہ کر لیا اور اصلاحی کنونشن مخلوط حکومت میں شریک ہو گیا۔ اصلاحی کنونشن کے صدر عبداللہ الاحمر کو نیشنل اسمبلی کا سپیکر منتخب کر لیا گیا ہے، جنھیں دونوں سرکاری پارٹیوں کے سنجیدہ عناصر پسند کرتے ہیں۔ مزید برآں کنونشن (یا اسلامی محاذ) کو وزارتیں بھی دی گئی ہیں، ان میں وزارت تعلیم، وزارت صحت، وزارت تجارت و خوراک اور وزارت بلدیات شامل ہیں۔ ۱۷ اکتوبر کو جو صدارتی کونسل منتخب کی گئی اس کے دو رکن نیشنل کانگریس، دو رکن حزب اشتراکی اور ایک رکن اسلامی محاذ (اصلاحی کنونشن) کا لیا گیا ہے۔ اصلاحی کنونشن کی طرف سے یمن، بلکہ عالمِ اسلام، کی نامور شخصیت جناب عبدالمجید زندانی رکن نامزد کیے گئے ہیں۔ وہ اس کونسل میں رتبے کے لحاظ سے تیسری اہم شخصیت ہیں۔

بد قسمتی سے یمن کے صدر علی عبداللہ صالح اور سابق جنوبی یمن کے حکمران علی سالم البیض کے درمیان اختلافات نے سر اٹھا لیا ہے۔ یمن شدید خانہ جنگی کا شکار ہے۔ صنعا اور عدن تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ شمالی یمن ہر قیمت پر جنوبی یمن کو اپنے ساتھ رکھنا چاہ رہا ہے۔ جنوبی یمن کو یقین ہے کہ یہ اصرار اس کی تیل کی دولت پر قبضہ کے لیے ہے۔ اس اصرار نے فوج کشی اور گولہ باری کی صورت اختیار کر لی ہے۔ دونوں فتح کے مژدے سنا رہے ہیں، لیکن کوئی بھی اتنا